مفتی صاحب! میں آن لائن اشیاء خرید کر آگے فروخت کرتا ہوں، میں نے ایک کمپنی سے بڑی تعداد میں مصنوعات خریدی، کمپنی نے بتایا کہ اس کے Ingredients ان اجزاء پر مشتمل ہیں، جو چیز کے اوپر بھی درج تھے، تین ماہ بعد جب ہم نے ان اشیاء کی Verification کے لیے Laboratory tests کروایا تو پتا چلا کہ ان اشیاء کے Ingredients وہ نہیں ہیں جو ظاہر کیے گئے تھے یا ان پر لکھے ہوئے تھے، یہ اشیاء انہی Ingredients کی بنیاد پر کمپنی سے خریدی گئی تھی اور اسی بنیاد پر آگے فروخت کی گئی تھی، جس کی وجہ سے ان کی قیمت بھی زیادہ تھی، اب سوال یہ ہے کہ ان تین ماہ میں جو اشیاء ہم نے فروخت کی ہیں کیا ان کی آمدنی حلال ہے؟ اب ہر گاہک سے رابطہ کرنا بھی ہمارے لیے ممکن نہیں کہ اس سے رابطہ کر کے صحیح صورت حال واضح کریں، اس صورت میں ہمارے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

ہارون صاحب
0301-2113122

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

صورت مسئولہ میں چونکہ فروخت کرتے وقت عیب کا علم نہیں تھا اور اسی حالت میں آگے فروخت کر دیا تو اب ایسی صورت میں کیونکہ وہ چیز سائل کی ملکیت میں نہیں رہی لہٰذا وہ اب کمپنی کو واپس نہیں کر سکتا اور رجوع بالنقصان بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ بیچنے کی صورت میں پورا بدل حاصل ہو چکا، البتہ جو مال سائل کے پاس موجود ہے وہ واپس کر سکتا ہے، اور اگر گاہک واپس کر دے تو سائل اصل فروخت کنندہ (کمپنی) کو اس کی رضامندی سے واپس کر سکتا ہے، نیز اس صورت میں سائل کو جو آمدنی حاصل ہوئی ہے وہ حرام نہیں، تاہم گاہک کے پاس جو عیب دار چیز پہنچی ہے تو اسے خیار عیب کی وجہ سے واپسی کا اختیار ہے بشرطیکہ فروخت کرتے وقت عیب سے برائت نہ کی گئی ہو، اور اگر وہ کھانے یا کسی دوسرے استعمال کی چیز تھی اور گاہک نے عیب کا علم ہونے سے پہلے وہ چیز کھالی یا معتاد طریقہ سے استعمال کرتے ہوئے ضائع یا ختم ہو گئی تو اب بعض صورتوں میں صرف اس کا تاوان وصول کر سکتا ہے۔

فقه البيوع(208/1)

والثاني: أن يكون التغرير في بيان وصف المبيع، مثل أن يقول بائع السيارة أنها جديدة، أو مصنوعة من بلد ،مخصوص فتبيّن خلاف ذلك. وكذلك إن علّق على المبيع بطاقة مكتوباً عليها أنه من صنع يابان مثلاً، وتبين أنه من المصنوعات المحلية، أو جعل عليها علامة تجارية (ماركه) ـــــ(جاری ہے۔۔۔)

كاذبة فتنطبق عليه أحكام خيار فوات الوصف، لأن قول البائع إن المبيع موصوف بصفة معينة، ورضا المشترى على ذلك الأساس في حكم اشتراط ذلك الوصف في المبيع، وإذا اشترط وصف خاص في المبيع، حصل للمشترى خيار الفسخ عند فواته،.

فقه البيوع(898/2)

والظاهر في غير هذه الصور أنّ خيار التغرير يرجع إما إلى خيار العيب، أو إلى خيار فوات الوصف، أو إلى خيار المغبون. والله سبحانه وتعالى أعلم.

فقه البيوع(878/2)

وكذلك الجودة والرداءة فى أسواق السلع تنضبط بدرجات معلومة، فشراء سلعة على أنها من الدرجة الأولى أو الثانية، شرط جائز يثبت به خيار فوات الوصف، فإنَّ هذه الدرجات معروفة اليوم في غرف التجار بأوصاف معلومة.

جامعة السعيد كراچی دار الافتاء اسلامی جمہوریہ پاکستان

فقه البيوع(879/2)

أما موجب هذا الخيار، فهو أنه يجوز للمشترى إن لم يوجد في المبيع الوصف المشروط أن يرده إلى البائع ويسترد الثّمن كله. أما إذا تعذر الرد لسبب من الأسباب المانعة للرد (التي فصلناها في خيار العيب)، جاز له أن يُطالب بفرق القيمة بين المبيع الموصوف بذلك الوصف وبين غير الموصوف وهو ظاهر الرواية عند الحنفية رجحها ابن الهمام رحمه الله تعالى. أما إذا رضي المشترى بالمبيع، وأراد أن يُمسكه بدون الوصف المشروط، فإنّه يُمسكه بجميع الثمن، لأن الأوصاف لا يقابلها شيء من الثّمن. وهذا لاخلاف فيه.

فقه البيوع(859/2)

الثانية: أن يقعَ الهلاك باستعمال المشترى المبيع، مثل أن يكون طعاماً فيأكله، فلو أكله علمه بالعيب، فإنّه رضاً بالمعيب، وهو يُسقط الخيار كما تقدم. أما إذا لم يعلم بالعيب عند الأكل، وعلم بالعيب بعده، أو كان ثوباً فتخرق باستعماله، ثم علم مع بالعيب بعد تخرقه، ففيه خلاف بين الفقهاء. فقال الإمام أبو حنيفة رحمه الله تعالى: ليس للمشترى أن يُطالب البائع بشيئ ..... وقال أبويوسف ومحمد ومالك والشافعي وأحمد رحمهم الله تعالى: إنّه يرجع إلى البائع بالأرش (ضمان النقصان) ،**لأنه صنع فى المبيع ما يُقصد بشراءه، ويُعتاد فعله فيه، فلم يوجد منه الإتلاف ولا الرضا**، فيستحق ضمان النقصان. وذكر ابن الهمام عن الخلاصة أن الفتوى على قول الصاحبين، وبه أخذ الطحاوي. ــــــــــــــــــــــــ(جاری ہے۔۔۔)

ثم إن رد المشترى الثانى المبيع إلى المشترى الأول بسبب العيب قبل القبض، يحق للمشترى الأول أن يرده إلى بائعه بالإجماع. أما إن رده المشترى الثاني بعد القبض، فمذهب الحنفية أنه إن رُدّ بقضاء القاضي، يعود إليه الخيار تجاه البائع الأول، فيجوز له أن يرده إليه بخيار العيب. أما إذا قبل الردّ من المشترى الثاني بغير قضاء القاضي، فلا يعود إليه الخيار تجاة البائع الأول، لأنه بيع جديد في حق ثالث، وإن كان فسخاً في حقهما. والبائع الأول ثالث بالنسبة إلى ما وقع بين المشترى الأول والثاني من الفسخ.———— فقط والله تعالىٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ

۸ نومبر ۲۰۲۳ش

الجواب صحیح

سعید احمد

رئیس دارالافتاء

جامعۃ السعید کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب صحیح

مفتی زین العابدین

۲۴-۴-۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۹۲۵

مؤرخہ ۲۶/۴/۱۴۴۵ھ

۱۱/۱۱/۲۰۲۳

جامعۃ السعید کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان